از عدالت عظمیٰ

24 اکتوبر 1952

گنپت رائے ہیرال و دیگر

بنام۔

اگاروال چیمبر آف کامرس لمیٹڈ۔--

مراری لال ہری رام

بنام۔

مراری چیمبر آف کامرس لمیٹڈ۔

[مہر چند مہاجن، چندر شیکھر ا ایئر اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

پیپسو آرڈیننس (Xبابت 2005)، ذیلی دفعہ 52،116 - پٹیالہ ریاستیں عدالتی فرمان، 1999 - سنگل جج کے حکم سے اپیل - سٹیفکیٹ کی درستگی - جب ضروری ہو - آرڈیننس کے نافذ ہونے سے پہلے دیا گیا حکم - اس کے بعد ترمیم کے لیے عرضی - درخواست کو مسترد کرنے کے حکم سے اپیل - سٹیفکیٹ کی ضرورت - اپیل کا حق - عائد کردہ حق - قانون کی تبدیلی کا اثر۔

پیپسو آرڈیننس X بابت 2005 کی دفعہ 116 (1948-1949) ایک عبوری ضابطہ ہے جو معاہدہ کرنے والی ریاست میں عدالتون کے ایک سیٹ سے یونین میں اسی طرح کی حیثیت کے دوسرے عدالتوں میں کارروائی کی تبدیلی، اور مؤخر الذکر عدالت عالیان میں ان کے تسلسل وغیرہ کے لیے فراہم کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کارروائی کو نئے سرے سے شروع ہونے کے طور پر ماننا چاہیے۔ دفعہ کے آخری حصے میں جس چیز پر غور کیا گیا ہے وہ ایک نظریاتی آغاز ہے، اور دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام حقوق جو پیدا ہوئے ہیں یا مستقبل میں پیدا ہونے کا امکان ہے، نئے سیٹ اپ کے باوجود برقرار رہیں گے اور ان سے معاہدہ کرنے والی ریاست کی عدالتوں کی جگہ یونین عدالتیں نمٹیں گی۔ اس دفعہ میں اس نظریے کا جواز پیش کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ پچھلی تاریخ سے اپیل کے کسی بھی ذاتی حق کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چھیننے کا ارادہ کیا گیا تھا۔

پٹیالہ ریاستی جوڈیکیچر فرمان سال 1999 کے تحت، پٹیالہ عدالت عالیہ کے سنگل جج کے حکم سے ڈویژن بینچ میں اپیل کے لیے صرف سول اپیلیٹ کا دائرہ اختیار کے استعمال میں کیے گئے فیصلوں اور احکامات کے حوالے سے ایک سٹیفکیٹ ضروری تھی۔ پیپسو آرڈیننس X سال 2005 (1948-49) کے تحت ایک سٹیفکیٹ تمام معاملات میں ضروری تھی۔ اپیل نمبر 152 میں 2 فروری 1950 کو لیکویڈیشن جج کے 1946 میں دیے گئے حکم میں ترمیم کے لیے کی گئی درخواست کو مسترد کر دیا گیا اور ڈویژن بنچ میں برخاستگی کے حکم کی اپیل کو یکم مئی 1950 کو سٹیفکیٹ کی کمی کی وجہ سے خارج کر دیا گیا۔ اپیل نمبر 167 اور 167 اے میں، ادائیگی کے احکامات 18 جنوری 1949 کو دیے گئے تھے، اور ان احکامات کی اپیلیں سٹیفکیٹ کی کمی کی وجہ سے 3 مارچ 1949 کو مسترد کر دی گئیں:

قرار دیا گیا، (1) چونکہ ترمیم کی درخواست سابقہ کارروائی کا تسلسل نہیں تھی بلکہ ایک آزاد کارروائی کی نوعیت کی تھی حالانکہ اس حکم سے منسلک تھی جس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی تھی، یہ اس کی تاریخ پر رائج قانون کے تحت چلتی تھی، یعنی پیپسو آرڈیننس سال 2005 جس کے تحت ایک سٹیفکیٹ ضروری تھی، اور اپیل نمبر 152 میں سٹیفکیٹ کی کمی کی وجہ سے ڈویژن بینچ میں اپیل کو مسترد کرنا درست تھا۔

(ب) اپیل نمبر 167 اور 167-اے کے حوالے سے، چونکہ متعلقہ تاریخوں پر پٹیالہ ریاستی جوڈیکیچر فرمان سال 1999 کا قانون نافذ تھا، اپیل گزاروں کو بغیر سٹیفکیٹ کی ادائیگی کے حکم سے اپیل کرنے کا حق حاصل تھا۔ اس ذاتی حق کو قانون میں بعد میں تبدیلی کے ذریعے اس وقت تک چھین نہیں لیا جا سکتا جب تک کہ بعد کا قانون واضح طور پر یا ضروری مضمرات کے ذریعے عمل میں نہ آئے اور انہیں اس طرح کے حق سے محروم نہ کر دیا جائے کہ۔ آرڈیننس کی دفعہ 116 میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس کا مقصد ماضی سے متعلق اثر رکھنا تھا اور عدالت عالیہ کا اپیلوں کو نا اہل قرار دیتے ہوئے مسترد کرنے کا حکم اس لیے غلط تھا۔

کولونیل شوگر ریفائننگ کمپنی بنام ارونگ [1905] اے سی 369 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: سول اپیل نمبر 152، 167 اور 167-اے سال 1951۔ پٹیالہ میں مشرقی پنجاب ریاستی یونین پٹیالہ کے عدالت عالیہ کے 25 اپریل اور یکم مئی 1950 کے فیصلوں سے اپیل (تیجا سنگھ چیف جسٹس اور چوپڑا جج) ایل پی اے آر آئی اے او نمبر 34 سال 1950 میں اور سول اپیلیں نمبر 493 / 4934 کے سموت 2005۔

دیوانی اپیل نمبر 167 اور 167 اے میں اپیل کنندگان کے لیے رنگ بہاری لال (رام نواس سنگھی، بشمول)۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیوانی اپیل نمبر 152 میں مدعاعلیہ کے لیے اودے بھان چودھری۔

دیوانی اپیل نمبر 167 اور 167-اے میں مدعالیہ کے لئے لکشمن داس کوشل۔

دیوانی اپیل نمبر 152 میں مدعالیہ کے لئے رام نواس سنگھی۔

24 اکتوبر 1952۔عدالت کا فیصلہ چندر شیکھر آئیر کے ذریعے دیا گیا تھا یہ اپلیں منسلک ہیں اور قانون کا ایک مشترکہ سوال اٹھاتی ہیں۔ وہ آئین کے آرٹیکل 133 کی شق (1) کی ذیلی شق (سی) کے تحت پٹیالہ میں پیپسو عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت پر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ 1951 کی دیوانی اپیل نمبر 152 کے حقائق دیگر دو اپیلوں سے مختلف ہیں، اور نتائج بھی مختلف ہیں۔

کاروائیاں مارواڑی چیمبر آف کامرس لمیٹڈ (دیوانی اپیل نمبر 152 بابت 1951 میں) اور اگروال چیمبر آف کامرس لمیٹڈ (دیگر دو اپیلوں میں) دو نامی کمپنیوں کے کاروباری خاتمہ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ سرکاری تحلیل کار نے شراکت داروں کی فہرست طے کی، اور عدالت عالیہ کے لیکویڈیشن جج کے سامنے قانون کے ساتھ ساتھ میرٹ کی بنیاد پر اعتراض کے ذریعے اٹھائے گئے مختلف اقدامات کے بعد، 4 جون 1946 کو، دیوانی اپیل نمبر 152 سال 1951 اور 18 جنوری 194 کو، بعد کی دو اپیلوں میں ادائیگی کے احکامات تھے۔

1951 کی دیوانی اپیل نمبر 152 میں ادائیگی کے حکم کی درستگی اور جواز کو سرکاری تحلیل کار اور معاون کے ذریعے عدالت عالیہ میں کی گئی اپیلوں میں چیلنج کیا گیا تھا۔ لیکویڈیشن جج کے حکم میں تحلیل کار کے حق میں ترمیم کی گئی تھی، اور 4,762-13-3 روپے کی رقم کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا، جبکہ 24005 -7-3 روپے کی ادائیگی کا حکم تھا۔ جوڈیشل کمیٹی میں شراکت دار کی مزید اپیل پر، یہ قرار دیا گیا ہے کہ ڈویژن بنچ میں اپیل کو وقت کے ساتھ روک دیا گیا تھا، اور اس کے نتیجے میں بنچ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا گیا، اور لیکویڈیشن جج کا فیصلہ بحال کر دیا گیا۔ یہ 6 دسمبر 1949 کا دن تھا۔

دیگر دو اپیلوں میں، حصہ دار کا نام ہٹانے کی درخواست کو لیکویڈیشن جج نے منظور کی تھی، لیکن اپیل پر عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اس حکم کو الٹ دیا۔ کمپنی کی طرف سے کی گئی مزید اپیل پر، جوڈیشل کمیٹی، پٹیالہ نے کیس کو دوبارہ سماعت کے لیے ریمانڈ دی تھی، اور لیکویڈیشن جج نے 18 جنوری 1949 کو 8191-0-9 روپے کی ادائیگی کا حکم دیا، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

2 فروری 1950 کو، دیوانی اپیل نمبر 152 سال 1951 میں اپیل کنندہ، فرم مراری لال ہری رام نے لیکویڈیشن جج کے حکم میں ترمیم کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 152 کے تحت درخواست دائر کی۔ کرتار سنگھ جج نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الزام لگایا کہ اس میں حادثاتی لغزش یا غلطی سے ایک علمی یا ریاضی کی غلطی پیدا ہوئی ہے جس میں فرم کی طرف سے 3-7-21805 روپے کے صحیح اعداد و شمار کے بجائے 21,805-7-3 روپے واجب الادا کے طور پر لیا تھا۔ اس درخواست کو فاضل جج نے 16 مارچ 1950 کو خارج کر دیا تھا۔ فرم نے اپیل کی اجازت کے لیے اس کے پاس سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی، لیکن اسے دوبارہ مسترد کر دیا گیا۔ ترمیم شدہ درخواست کو مسترد کرنے کے حکم سے اپیل کو ترجیح دی گئی، لیکن اسے سنگل جج سے سرٹیفکیٹ حاصل نہ ہونے کی بنیاد پر خارج کر دیا گیا تھا۔ یہ حکم یکم مئی 1950 کا ہے، اور ان شرائط پر مشتمل ہے:" ہم نے حال ہی میں گنپت رائے ہیرالال بنام اگروال چیمبر آف کامرس لمیٹڈ، کے ایل پی اے نمبر 493 اور 494 سموت 2005 (پیپسو) میں فیصلہ دیا ہے کہ سنگل بینچ کے حکم سے ڈویژن بینچ میں کوئی اپیل نہیں جا سکتی ہے بغیر سنگل جج کے سرٹیفکیٹ کے کہ کیس مزید اپیل کے لیے موزوں ہے۔ اس معاملے میں یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اپیل گزاروں نے سنگل بینچ کو ایک سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی تھی، جس کے فیصلے کے خلاف وہ اپیل کر رہے ہیں، لیکن اسے مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے اپیل مجاز نہیں ہے اور اسے ابتدائی مرحلہ پر خارج کر دیا جاتا ہے۔"

گنپت رائے ہیرالال بمقابلہ اگروال چیمبر آف کامرس لمیٹڈ، سموت 2005 (پیپسو) کے ایل پی اے نمبر 493 اور 494 کے معاملے کا حوالہ متعلقہ معاملے میں عدالت عالیہ کے ذریعے دیے گئے حکم سے ہے جس نے دو اپیلیں نمبر 167 اور 167 اے بابت 1951 کو جنم دیا ہے۔ وہاں لیکویڈیشن جج کے ادائیگی کے حکم سے اپیل دائر کی گئی تھی، لیکن اسے اسی بنیاد پر مسترد کر دیا گیا، یعنی سنگل جج سے سرٹیفکیٹ کی ضرورت تھی۔

1951 کے دیوانی اپیل نمبر 152 میں، اپیل کنندہ کی طرف سے دلیل یہ ہے کہ سنگل جج سے کوئی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ یہ معاملہ پٹیالہ ریاست کے 2005 کے آرڈیننس X کے ذریعے نہیں بلکہ پٹیالہ ریاستوں کے عدالتی فرمان ای شاہی، 1999، بیکرمی کے ذریعے چلایا جاتا ہے، جس کے تحت کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ سابقہ فرمان کی دفعہ 44 کے تحت اس سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی ہے کہ مقدمہ اپیل کے لیے موزوں ہے، صرف اس صورت میں جب فیصلہ، ڈگری، یا اپیل کرنے کا حکم سول اپیل کے دائرہ اختیار کے استعمال میں دیا گیا ہو۔

تاہم، یہ واضح ہے کہ ہم اس اہتمام کے تحت نہیں چل رہے ہیں۔ ترمیم کی درخواست 2 فروری 1950 کو دی گئی تھی، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت کسی فیصلے، ڈگری یا حکم میں ترمیم کرنے یا اس سے انکار کرنے کے حکم سے کوئی اپیل فراہم نہیں کی جاتی ہے، حالانکہ اپیل ترمیم شدہ ڈگری یا حکم سے ہوگی۔ اس نظریے کے لیے کوئی وارنٹ نہیں ہے کہ ترمیم کی درخواست اس مقدمے یا اس کی کارروائی کا تسلسل ہے۔ یہ ایک آزاد کارروائی کی نوعیت کا ہے، حالانکہ اس کا تعلق اس حکم سے ہے جس میں ترمیم طلب کی گئی ہے۔ اس طرح کی کارروائی اس کی تاریخ پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

رائج قانون کے تحت ہوتی ہے، جو تسلیم شدہ طور پر پیپسو آرڈیننس X 2005 کا ہے، اور جو سرٹیفکیٹ کے لیے دفعہ 52 میں فراہم کرتا ہے۔ دفعہ مندرجہ ذیل شرائط میں ہے

قانون کی کسی بھی دوسری شق کے تابع، عدالت عالیہ کے ایک جج کے فیصلے، ڈگری یا حکم سے عدالت عالیہ میں اپیل ہوگی اور اس کی سماعت عدالت عالیہ کے دو ججوں پر مشتمل بنچ کرے گا: بشرطیکہ ایسی کوئی اپیل عدالت عالیہ میں اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ جج جو کیس کا فیصلہ کرتا ہے یا اس کی غیر موجودگی میں چیف جسٹس اس بات کی تصدیق نہ کرے کہ کیس اپیل کے لیے موزوں ہے۔

جہاں تک اپیل کنندہ فرم کا تعلق ہے، اس میں شامل اپیل کے کسی بھی حق کا کوئی سوال ہی نہیں ہے جسے اگست 1948 میں نافذ العمل آرڈیننس کو سابقہ اثر دے کر چھیننے کی کوشش کی گئی ہو۔ عدالت عالیہ کا حکم جس میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی اپیل سنگل جج کے اس حکم سے اس کے سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں ہوتی ہے کہ معاملہ اپیل کے لیے موزوں ہے، ہماری رائے میں درست ہے۔

1951 کی دیگر دو اپیلیں نمبر 167 اور 167 اے میں، مختلف تحفظات سامنے آتے ہیں۔ لیکویڈیشن جج کا ادائیگی کا حکم 18 جنوری 1949 کو تھا، اور اپیل 19 فروری 1949 کو پیش کی گئی تھی۔ اس دوران، چونکہ سوال پر کچھ شبہ تھا، اپیل گزاروں نے سرٹیفکیٹ کے لیے جج کے پاس درخواست دینے میں احتیاط برتی، لیکن اسے 3 مارچ 1949 کو مسترد کر دیا گیا۔ متعلقہ تاریخوں پر، پٹیالہ ریاستی عدالتی فرمان، 1999 نافذ تھا، اور اپیل گزاروں کو بغیر سرٹیفکیٹ کے ادائیگی رقم کے حکم سے اپیل کرنے کا حق حاصل تھا۔ انہیں قانون میں بعد کی تبدیلی کے ذریعے اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا، جب تک کہ بعد کا قانون واضح طور پر یا سابقہ اثر کے لیے ضروری مضمرات فراہم نہ کرے۔ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے اپنے حکم میں اسے تسلیم کیا، لیکن ان کا خیال تھا کہ 2005 کے آرڈیننس X (1948-49) کی دفعہ 116 میں اس کے برعکس ایک واضح شق موجود ہے۔ دفعہ ان شرائط میں ہے:

"اس آرڈیننس میں کسی بھی چیز کے باوجود، تمام مقدمات، اپیلیں، نظر ثانی، درخواستیں، جائزے، عمل درآمد اور دیگر کارروائیاں، یا ان میں سے کوئی بھی، آیا وہ دیوانی ہو یا فوجداری، جو کسی بھی عہدنامہ ریاست میں عدالتوں اور عدالتی حکام کے سامنے زیر التوا ہیں، بالترتیب عدالتوں میں یا یونین میں اسی طرح کی حیثیت کے عدالتی حکام کے سامنے جاری اور اختتام پذیر ہوں گے۔ اور یونین میں عدالتوں یا حکام کو ایسے تمام مقدمات، اپیلوں، نظر ثانی، جائزوں، عمل درآمد، درخواستوں اور دیگر کارروائیوں، یا ان میں سے کسی کے حوالے سے یکساں دائرہ اختیار ہوگا، گویا اس کا عدالتوں یا ایسے حکام کے سامنے باضابطہ طور پر آغاز کیا گیا تھا اور اسطرح میں جاری رکھا گیا تھا۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ کافی حد تک واضح ہے کہ یہ ایک عارضی ضابطہ ہے جو عہد نامہ ریاست میں عدالتوں کے ایک سیٹ سے یونین میں اسی طرح کی حیثیت رکھنے والی دیگر عدالتوں کی کاروائی میں تبدیلی ان کے تسلسل وغیرہ کے لیے فراہم کرتا ہے۔اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ کارروائی کو نئے سرے سے شروع ہونے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔دفعہ کے آخری حصے میں جس چیز پر غور کیا گیا ہے وہ ایک نظریاتی آغاز ہے، اگر ایسی اصطلاح استعمال کی جاسکتی ہے۔اس دفعہ کا واضح طور پر مطلب یہ ہے کہ وہ تمام حقوق جو پیدا ہوئے ہیں یا مستقبل میں پیدا ہونے کا امکان ہے، نئے سیٹ اپ کے باوجود برقرار رہیں گے، اور یہ کہ ان سے معاہدہ کرنے والی ریاست کی عدالتوں کی جگہ یونین عدالتیں نمٹیں گی۔اس دفعہ میں اس نظریے کا جواز پیش کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ سابقہ تاریخ سے اپیل کے کسی بھی ذاتی حق کو چھیننے کا ارادہ کیا گیا تھا۔کالونیئل شوگر ریفائننگ کمپنی بنام ارونگ (1) کا فیصلہ واضح طور پر حقائق پر لاگو ہوتا ہے، اور عدالت عالیہ کا یہ حکم کہ اپلیں قابل نہیں ہیں، ہماری رائے میں، غلط ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ 1951 کی اپیل نمبر 152 کو پورے اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا گیا ہے، جبکہ 1951 کی اپلیں نمبر 167 اور 167 اے کو پورے اخراجات کے ساتھ اجازت دی گئی ہے۔

اپیل نمبر 125 مسترد کر دی گئی۔

اپیل نمبر 167 اور 167 اے کی اجازت دی گئی۔

اپلیں نمبر 167 اور 167 اے میں اپیل گزاروں کے ایجنٹ: موہن بہاری لال۔

اپیل نمبر 152 میں اپیل کنندہ کا ایجنٹ: کندن لال مہتا۔

اپلیں نمبر 167 اور 167 اے میں جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: نونیت لال۔

اپیل نمبر 152 میں مدعا علیہ کا ایجنٹ: موہن بہاری لال۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document